

<p>۱۱۱ سینہ کے سوراخ کے کھوکھ کے انہاس زانو کے پھوٹے ہر خام و ہر اب کس پھٹ کر و گھبراؤ مٹو مٹو ایک کو آنہ از دہنا تار کیا ہر پیر</p>	<p>۱۱۲ کرتی تھی نہ تو زینب بنت جحش سیدتی ہوئی جب کبھی ہوئی عیان اوس وقت کا اپنے لگی وہ شام اللان زینب سے شاہ ابے زینب ناز نجان</p>	<p>۱۱۳ حاشیوں سے دیکر خود بنا کر قلم عباس سے بیخوش کرنا وہ چشم تلوگو سے خفا کسکینے کی ہر قسم تو سیر کر لیا ہواٹ میں پوچھ دو عزم</p>
<p>۱۱۴ شیر خدا کالال جاننے گذر گیا بایا کسے کہو گے کہ با تو مر گیا</p>	<p>۱۱۵ عباس کو پناہ تو ای حسنتہ حال دے چادرو کو اپنی مردہ کی انگونہ ڈال دے</p>	<p>۱۱۶ جلدی و پیر حسنتہ کی حاجت رفا کر دے حیدر کے اعلیٰ ہوا در مقصد عطا کر دے</p>
<p>۱۱۷ بیگم پرخن کا نیا لاوے رہا لاشہ کے پاس بیچکے کرتے لگی کیا اجازت سے پاشہ عیبتے کہا تو اپنے پوہ ہونے کا زمانہ تو تھا</p>	<p>۱۱۸ پونچھی سکینہ لاشہ عباس جھو آہ لٹی چکے لاش سے باحالت تباہ بولی کر لائے اپنی تری جان شاہ میرا زبان خفا کر لیکھے ناکاہ</p>	<p>۱۱۹ شہور و دنیا میں تباہے علی گاہ تاحسن میں ختم ہر اسے علی گاہ سب بیک کھتے تھے قفا کے علی گاہ قربان ہونے کے قدر سے علی گاہ</p>
<p>۱۲۰ تو ہی کہ نیز اور ترا شو ہر غلام ہے وارث تیر حسین علیہ السلام ہے</p>	<p>۱۲۱ سکر سخن سکینہ کا دل سب کا پھر گیا عباس نامدار کا لاشہ اول لٹ گیا</p>	<p>۱۲۲ گو نسبت بہ اک مہر نوقت نہ عیان تھی باقی وہی صورت وہی شوکت ہی شان تھی</p>
<p>۱۲۳ ہی اکوف کو زوج عباس اوسکر اور ایک دست سب سے پہنچے گلے سر تاکہ ماہ زینب سکینہ کیسے نہ کر بارائی ضیاء ابو بلین شاہ کجورہ</p>	<p>۱۲۴ ناگاہ اتنی خاطر نہ کر کی یہ صدا زینب خدار کے شوش کو ہوسم زار نہ لاشہ سے جلد بالی سکینہ کو تو خیر اس دم قلن ہر وج کو عباس کے خیر</p>	<p>۱۲۵ نچ قل تاعن بین تھی گر تو ہی تیر کامل سے عیان گت کیسوی تیر ابرو سے نمایان تھی تیر لایب درج شکل تھی تیر</p>
<p>۱۲۶ عباس کے فراق سے جان اوسکی جاچی اب لاشہ پر چاکے سکینہ ہی اتنی سے</p>	<p>۱۲۷ عشق آ گیا ہر رنجت شیر اک کو جنبش ہے اب مزج رسالت پناہ کو</p>	<p>۱۲۸ جاہ و حشم و حسن و مجلس تباہی کا تناز و جوانی پر مجلس تباہی کا</p>

<p>۵۹</p> <p>سب کی جوینے کہتی تھی اونکو خوش حال ہون تو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کہتا کہ کوئی ایک کوئی کوچ کوئی مال ہون تو یہ احسان ہرگز برباد ہوا</p>	<p>۶۰</p> <p>تہا رنگت مارت تھی انور سے نور دار سنا کہ وہ تم کو جو بانی کے سب آثار پہلا خط اونکو خیر سے تھی صاف یہ ہوا ہاں خیر سے ہاں تم کو اگر کا ہوا تیار</p>	<p>۶۱</p> <p>وہ چہ وہ تہا خوشید و خفاں یا مجمع دنیا یا زینبستان مدینہ جو دار تھے اونکو نہ چھوڑا ہاں کہتے تھے اسے دیکھ کے سلطان ہاں</p>
<p>دنیا میں دروعل میں اردو دولت و زہر بانو کی جو دولت تھی پوچھو یہ پسور</p>	<p>یہ بچے کا جو آسیب اسے نیزہ کی پہل سے سایہ اسی غم میں ہے سپہ پوش نزل سے</p>	<p>عباس علی ماہ نبی ہاشم اگر ہے تو نیزہ اگر ہے ہر اس رشک قر ہے</p>
<p>۶۲</p> <p>اور زکا ختم اور ہمہ جہاں پونہ می دولت کو نہ ہر کوئی دولت لعل مدیا قوت کی جگہ نہیں حاجت یہ وہ در کیا کہ جسکی نہیں</p>	<p>۶۳</p> <p>زلفوں سے عیان بہتی صحبت کبر ذہن میں وہ آئین خیر و خیر ادن ابر سے دیکھو جو طبعی تھی چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ</p>	<p>۶۴</p> <p>پہتا ہاں کہ جو وہ نہ ہو اور افاق بجز رشک سر راہ تہا ہر دوہ شاق وان عجز و نیاز اور اور ہر حجت و شاق بہ شوق زبات تاکہ ہر دوہ عجز و شاق</p>
<p>سب فضل کیا اک یہ مراد اور خدا سے بانو کو دو لہن بھی علی اگر کی دکھا سے</p>	<p>قامت کے لیے طول جو شرط بقا تھا خدا کے لیے مصرع تاریخ مفا تھا</p>	<p>بسطیح سے قرآن کی تعظیم تھی واجب اوس لنگے ہوں ہی عزت و تکریم تھی اور</p>
<p>۶۵</p> <p>کہتی تھیں تہا زینب کہ ہر اگر ہر خندا ہی افسار تہا جو مجھو مطالب اوس عدا میں تھی جسے حسین دوست تھی اب ہوتے تو کامل باہر ہیں تہا تہا</p>	<p>۶۶</p> <p>ماہی تہا تہا صاحب وقت تہا بکبر کہل جانا تہا تہا چکر سے دل سورا جہ وقت اور ہر تہا تہا تہا تہا تہا ہوتے تھے تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>	<p>۶۷</p> <p>ہوں اور تہا جہان تہا تہا تہا تہا جہ وقت سے تہا تہا تہا تہا تہا ایک ایک تھی تہا تہا تہا تہا تہا غصے میں تہا تہا تہا تہا تہا تہا</p>
<p>مانا کہ وہ ہر تہا حسینان جہان تھے ہر صاحب معراج کی ہر شکل کہان تھے</p>	<p>ماگو یہ محبت تھی کہ جب لنگے یہ گھر سے آگ میں صفت حلقہ در لنگے گھیر سے</p>	<p>شہید کو سیری میں عجب داع دیا ہے است نے خجالی میں انہیں قتل کیا ہے</p>

<p>۱۴</p> <p>نہ دن کو کہیں جا کر اگر کوئی آجی اور سو سہا ہی بہت ہے کہ لڑائی نہیں کی ہو سب میں حمان جو کہیں لڑے وہ ہوتا ہے حمان</p>	<p>۱۴</p> <p>زینب کو نون ہوا اس نکتہ کی وسواسی ہوتا تھا کہ وہ اور الفت شہر سے الگ ہے یہاں روئی تھے انعام پر نہ تھے شعبے</p>	<p>۱۴</p> <p>تست میں کیا کرے بی بی تریبا بن یا اپنی قتل ہو دور کا لیا نکو بہت شادی آئی تھی لکھتے تھے بی بی باندھو گھر ہوا</p>
<p>پیارے وہ مجھ ہو گی خاطر سے اسی کے بے او سکے نہ بیچون کی میں شادی میں</p>	<p>معلوم جو ہوتا عادتہ اوس سخت جگر کا اکثر شہدین چوستے تھے سینہ سپر کا</p>	<p>لاشے پر نہیں اشک بہانا نہ ملے گا تابوت ہی عزت میں اوٹھانا نہ ملے گا</p>
<p>۱۴</p> <p>شہرت تو اتنا تری برائے تقدیر دن تکوی اور عجبی لکھا اوس وقت تقدیر سیاہ کا اگر نہیں تھے جب چہرے تھا حمان سال پہ گزرا</p>	<p>۱۴</p> <p>اگر نہ کہا ہوتے اسی سید ابدا کیوں چوتے ہو سید امیر کو کیا کہ پلازہ اس پائین بیٹو پر عجبیہ شہرت لے کر اس وقت کیا ہو حمان</p>	<p>۱۴</p> <p>اس واقعہ کو کہتے ہی بیٹو کی حمان بولی کہ یہ کیا تھے کیا امری سلطان بڑا دکھ ہے گا نہ مرا اگر بڑا نشان کیا قتل ہے ہو جائی گا نہ ادا و پاران</p>
<p>مردوگی اگر کہو پد رو گیا زینب بیشک یہی ہونا ہے ہی ہو گیا زینب</p>	<p>خوش آتی ہو بسینہ ہر شکل میں کی اس پنے میں غم جو ہو رسول عربی کی</p>	<p>قاتل جو گل کو نہ شہر کرے گا کیا کہہ علی اگر ہر اقصیر کرے گا</p>
<p>۱۴</p> <p>کیا سن تھا ہوا جو طمانا کا لایا پورا فخر کا پوٹی مٹی نظر آیا تقدیر ہے پورے کے اٹھو پد لایا ہوا غم ہو لئے کہہ لیا کی ہے پڑیا</p>	<p>۱۴</p> <p>وہ بولی کہ تو نہ دیتے چہاؤ نہ ہوا فرمایا جو پو پو کر پائے اٹھا کیوں لیستہ لون بیٹو نہ کرے لہ تا ہر وہ دن ہو گم وقت میں غم آواز</p>	<p>۱۴</p> <p>شہر ہے کہ عجب موصفا جا لگا لارا بانو نے کہا کہ ہو گا یہ گوارا شہرے آقا تقدیر سے کیا نیبے کا چارا احسان عجب بہت ہو گا تارا</p>
<p>حیدر میں نہ دہرا میں نہ چہرہ میں ہے بس نہیں پاک میں اب ایک ہم میں</p>	<p>یہ پیر پد بسینہ سپر ہو سینگے بانو یہ سینہ حیدرے گا ان میں ہم رو سینگے بانو</p>	<p>سینے پہ جو برہمی کا یہ پہل نہا سینگے بانو اسے جو ان باغ جنان پائینگے بانو</p>

<p>۱۷۷ بیادین جانگی تیری کمانی اس وقت غرض ہو گی است کمانی جب غرض دن ہو گی بساری صدائی تو تامل کے ساتھ ان کے بعد ہائی</p>	<p>۱۷۸ گو دو دیت منزل مقصود کی خواہ پیش جات شکار ہو گی کوتاہ بہ نوزدہ بیابان ہی بایان ہونا گاہ صبر و شکر کی جاوے تھی کیوں تو تہ</p>	<p>۱۷۹ بائی لب و لہو اپنا پائے کو سیر غلام کو تو تہ اور ان کی لاش پیوست ہوئے تو تہ لب لادہ میدان میں اگر تہ بیان جو تہ</p>
<p>جب عرش خدا قائمہ کے ہاتھ میں ہوگا اک بات تر افاطمہ کے ہاتھ میں ہوگا</p>	<p>یسی ہی جہان رو کہ تہ بتیہ کے غم سے موئے تہ ہی غلین اور تہ تہ قدم سے</p>	<p>دراغ غم عباس تھا حضرت کے جگر پر آنکھ میں تو سوی ان تر تہ اور ہاتھ کر پر</p>
<p>۱۸۰ است کمان نام تو کہ تہ زاری تو کہ سوئی تہ تہ تہ تہ تہ تہ باہر مسل ہو تہ تہ تہ تہ تہ تہ پیار زمین اگر تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۸۱ اوس نشت میں دار و درواہ فرخ غریبان تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ کہا کہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ فریا کہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۸۲ سید اکبر ک کو فریا یا کبر سید تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ جو تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ روز تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>
<p>لو شادی اگر کانہین وہ بیان ہے جگو اب بخش است ہی کا ارسان ہر جگو</p>	<p>یاں سجا گا خنجر بران کے لیے ہے یہ دشت فقط گنج شہید ان کے لیے ہے</p>	<p>جبران کہ تہ باب کاسٹہ تہ تہ تہ پوسا ہی نہ عباس کا دہکتے تہ تہ</p>
<p>۱۸۳ تاکا تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ ابو جعفر ک کو پیغام تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ کہلاتے اوس ابوب بین اطفال کل نام</p>	<p>۱۸۴ تار و زخم تہ تہ تہ تہ تہ تہ بیت کے طلب کیا تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>۱۸۵ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>
<p>منزل یہ سر شام ہو چیتے تہ جو آکر شہ رو تہ تہ تہ تہ تہ تہ تہ</p>	<p>آفات خزان فرخ تہ تہ تہ تہ گلزار یہ گیلین تہ تہ تہ تہ</p>	<p>فرزند ہی بے قفل ہو سے رہ نہیں سکتا پر حال مرادیکہ کے کہہ کہ نہیں سکتا</p>

<p>۱۳۱۱ کس بیارے باکو دیاروت کا حکم انکار کیا گیا ہے کا اور کچھ اور انجام کام آیا کہ اور ہوتے اور کیا حکم سے آتے ہیں اور کچھ اور حکم</p>	<p>۱۳۱۲ اب یہ ہے سو آون اسد تو جو پور کیا کشتیوں اب نہ لکھو علی ہند سے پہنچو گے لکھو کشتیوں اور شکار بہرے کشتیوں اور کشتیوں علی اکبر</p>	<p>۱۳۱۳ اگر کیا آیت کہ کیوں انکو ہوتے گروا کہ وہ ان پانچ اقل ترین کیے کیا تم کو جو لکھو اسے اسے نہیں کیے سے کیے لکھو پانچ سے کہ نہیں کیے</p>
<p>۱۳۱۴ ہر جی میں کہ لکھو اور نہ ادریکے پشما پہر وہ تری باتیں ہی سنا کیے پشما</p>	<p>۱۳۱۵ گو قتل ہوئے تم سے خاطر ہی ہو مرنا اول ہی ہو مرنا ہمیں آخر ہی ہو مرنا</p>	<p>۱۳۱۶ دل ٹوٹ گیا لکھو دلا سا نہیں دیتے بن بہا لکھو ہم ہو گئے پر سائیں دیتے</p>
<p>۱۳۱۷ زخمی ہوئی اب کا دل کہ یہ تقریب اسم ہی لکھو نہیں عین اور کچھ مسموم ہی تم کو ہوتے کی اور روشن ہے ہی اور لکھو نصیب کو</p>	<p>۱۳۱۸ کلفت مری لکھو اور اور لکھو میں پانچ ہون جانے نہیں کیے اور فرزند ہوا اور اور سیل پانچ دوڑ کی اجازت ہو تم سے لکھو</p>	<p>۱۳۱۹ اگر نہ کیے میں کہ ای سو وال جو لکھو پانچ کو میں نہیں سکتا تم صبر کیا ہو میں جان میں کیا اب والہ کہ لکھو پانچ نہیں لکھو</p>
<p>۱۳۲۰ چینہ ہو تو سب ناز اور ہاؤن گامیر جان مر جاؤ گے تو کہ کو مناؤن گامیر جان</p>	<p>۱۳۲۱ رضعت کہ نہ دینے میں مری دل شکنی ہے اب موت ہو یہ زلیست کہ عزت پر ہی ہے</p>	<p>۱۳۲۲ تم روئے ہو جسکو اوی اب ایک قسم ہے اب رنگی رضا دو کہ لکھو ہر سر آدم ہے</p>
<p>۱۳۲۳ لکھو جو مجھے قاتل تھنہ وال تو پیسے ہو یا نہ تم سے پیسے یا مکو نہیں لکھو نہیں لکھو جو جان پا کو صفتی میں لکھو جو جان</p>	<p>۱۳۲۴ پہنچے ہی ابولے تم عباس کو سورا اب لکھو کہ تم تار اور اور اور یا تو اجی تار و زبان لکھو اور بارو کہ کہا اسے یہ کیا لکھو اور</p>	<p>۱۳۲۵ چوچین لکھو کہ سوا لکھو تار وہ میں جو ان میں لکھو ان کے اس کرن ہی جو مجھے ہے وہ نہ لکھو اور بن موت لکھو اور ان لکھو اور</p>
<p>۱۳۲۶ اس وقت جو مرے کو نہ تم جاؤ گے پیار سے لاشہ تو میرا نہ لکھو اور لکھو پیار سے</p>	<p>۱۳۲۷ شیریں لکھو تم کو جو شک تم پر باتوں ہی میں لکھو اور لکھو جگر پر</p>	<p>۱۳۲۸ اب یہی جو خدا تم پہ انوار حیت کی جا ہے پہر ہی ہی لکھو اور لکھو اور</p>

<p>۱۵۱</p> <p>نیکو زمینیں ہیں زمینیں کا جو ہیں اب جا چو عبادتجو سرور جا چو کرب و بے شہر و کنگارے ہم آئے تھے بے برس سعد و مال کی جوانی زمینیں ہیں</p>	<p>۱۵۲</p> <p>رونے لگا اگر ہی بیان پاپ کا نکر کی عرضیں تیک زمینیں، نکال چیر پرک تودہ وقت نصیب کا تیر ہوئے جو جی ہی تو خدا ہوئے مقرر</p>	<p>۱۵۳</p> <p>کتنے ہو گئے کہ جو جو تھے دنیا دور سے رہا جو جو کر شہ والا ہم سے تھے تیرے نہ جو جو ہیں یا یہ جاؤ کہ بندہ کیسے کس خدا کا</p>
<p>پہننے تو کیا صبر رہا نہ رہو تم جو ہم سے کہا اب یہی نادر سے گو تم</p>	<p>خادم ہو اگر احمد مختار کی صورت عباس بھی تھے حیدر کرار کی صورت</p>	<p>ہر چند بہت جام شہادت میں مزہ ہے بیکس کی رفاقت کا ہی تو اجر بڑا ہے</p>
<p>۱۵۴</p> <p>پس کیا زمینیں رہا جو اور مال دیکھا اوستا اوستا کہ جو غصہ سے نکل زینب سے کہہ دیکھ کر کہا تو احوال مرا کہ شہزادہ جاں نجات ہو تو کہا</p>	<p>۱۵۵</p> <p>خالق نے شرف بخشے چا جان کیا قائم سلیمان ہو سے اور زید سوا کیا جانے کیا ہو مری تقدیر میں کہا پر زادہ ہوں گا تو کہے گی ہی دنیا</p>	<p>۱۵۶</p> <p>سب لوگ سنا کر کی خبر تھے نہ دار ہم ہی دہن آوار میں اور کس میں بار آزمین تھارا ہوں فقط تفسیر و بار بے وقت تو ہوں کہیں نہ تیری جان کا</p>
<p>خوش آتی تھی باہر سے تو خوش جاتی تھی غصہ میں ہیں حضرت زمین مٹی ہو بد سے</p>	<p>دی جان عوض بہانیکہ عباس علی نے سراپے پیارا کیا ہر مشکل جی نے</p>	<p>تہا ہمیں تم چہوڑے ہوا میں جا میں غربت میں مصیبت تہا ہمیں بلا میں</p>
<p>۱۵۷</p> <p>مراقب سے تلو اگر سیرت سے لیکو انگشت جو اس غصہ میں رو کوئی میں ابا بنیا گلارے سے کا چکا پتھر آباد وں میں اگر تھے کہ تھے کھیند</p>	<p>۱۵۸</p> <p>تبت میں گئے ہوئے جو عباس دار زیر اسے مخاطب ہوئی ہو تیرے حیدر کیوں فالگہ کیے مری مشکل کے جوہر اوس وقت کہا ہو گا جی نے یہ مقرر</p>	<p>۱۵۹</p> <p>ایا زمین کے کا تم جو جو خدا ہے حسرت جو ہی کا کچھ ہے آداب کسو سے تم شکل میں جو جو خدا ہے حیف آریکے سر پہ تھے سے جدا ہو</p>
<p>تصویر اصل دیدہ اگر کے تلے ہے بہتر ہے چلو ہر اس خنجر کے تلے ہے</p>	<p>صدے کیا تیرے پہینے تو سپر کو ہر مشکل سے میرے نہ تصدق کیا سر کو</p>	<p>جا بفرض محبت میں تری دو آؤ نادر کیا شکل پیر کا ہی آداب ہلا دوان</p>

<p>۵۵۴ اگر تیرے کھانے کی صورت بہترین تھی تو دولت نہ کرنا تو تیرا کیا ہوا امان تیرے دیکھ کر مجھ پر ناخوشاں اور پراسان ہر جگہ بہت صورت زیبے ہیں امان</p>	<p>۵۵۵ عاشق تو نہیں نہیں نہیں تیری مانتا مان باپ کا دل کیا ہے ہرگز نہیں تیرا باپ کی رضا دینے میں تیری جو رضا کیا یا پاتر صاحب پرین صاحبہ بیٹیا</p>	<p>۵۵۶ برونیا پر تیرے یہ کبھی کوئی ساگر غم نہ کرنا نہ تیری لاست ہو اگر زانو دینے کیلئے کھڑا رہے کہ جس توجی بیٹیا تھی دل و دیر ابرار</p>
<p>رونا میرے لاشے پیہم لکھ کر تو بجا ہے یہ تیسرا زینب کا بے سرتل ہوا ہے</p>	<p>شہ سے کہو کچھ تو مر امان نکالین قاسم کی طرح سے تمہیں لوشاہ بنالین</p>	<p>اک سمت کو تو شادے ہمشکل تھی ہو اک سمت ترے دودھ بڑھانیکی خوشی ہو</p>
<p>۵۵۷ ساتن جو بیابا ہو تو نا تو باور اٹھانا لاشہ کسی یاس غرض کیلئے نہ جانا تلاش رنگا نامہ مری لاشہ آنا محتاجی کا یہ حال مری شہ نانا</p>	<p>۵۵۸ سہو تو لکھتا ہوا کیوں تری سر سے رو دن ترے لاشہ پر ہلا دل نہ تو لکھ قاسم کی دوامن سانسے نافل نہیں ہر مجھ پائس تھاری تو دوس ہی نہیں تیرے</p>	<p>۵۵۹ اگر تیرے کی غرض کہ اچھو اور غمخوار مانگو یہ دعا یا لاشہ کا عیب بچار کیا وہ کسی تو فتح کہ جو ہو مری بیٹیا ابو نہیں تم شہ زیبے ہیں جسے طلب کیا</p>
<p>جس چیز پر قابو ہو سو تم کچھو امان مفقود رہو تو مراسو کچھو امان</p>	<p>اگر میں ترے بعد جو نگلی کہ مروں گی بیٹیا ہی نہیں تیرا کہ پیارا و سکو کو رنگی</p>	<p>پالا جھوٹا مارہ بریں نا زونم سے چہلم تلکاب روئیو امان مری غم سے</p>
<p>۵۶۰ تم سو گمین اگر کی سپوش تو ہونا چالیسویں تک فاکہ پی شونج سونا ہر وقت مجھ پر دنا چاہے نہ رونا مشکل ہی ہوں مری غمخوار کچھو</p>	<p>۵۶۱ زینب ہی کو مان کچھو میں مان ہی والی ہی نہیں تمہیں لوتھی ہو تیرا ہی علاج ہوں لاشہ ہوں کہ درد کی ماری جو بزم کہم جو کہم ہی ہر ماری</p>	<p>۵۶۲ بیٹھے ہی باؤ کا ہوا حال پریشانی افسر کو سکتی کہ تیرے کیا اودان اگر تے زینب آگے کیا چاک کریاں اک لہجے پوری کر کہ اٹھ سے واں</p>
<p>آزادہ پس از مرگ بھی ہو جائے گا اگر پیر خواب میں ہی شکل نہ کہ لاشہ گا اگر</p>	<p>اتنا جو دنیا میں کہ دو لہا میں بنالون میں پانوں بیوں سر کو کٹواؤ بلالون</p>	<p>بولی یہ سخن منہ سے نہ دلدار نکالو میں اتنا گلہ کا ٹوٹ گئی تلوار نکالو</p>

<p>۳۴</p> <p>بلوئے بجز صبر تکہ ہر سکا چارا رو کر کیا زینب نے کر لال خدارا مان سے تو تارا ردولی آتی ہے سارا اس اپنے والی سے نہ ابا بدارا</p>	<p>۳۳</p> <p>زینب کے کہا میں نے جانا بدلی جان اسی میں شہدے کے پاس سے تو رہا جان نکل کر مصیبت ہو کر اگر کوئی نشان میں پوچھنے اس وقت ہوں کچھ نشان</p>	<p>۳۲</p> <p>اگر کوئی سب آرا ستر نہ لگے اس میں ان وہ موت کا سامان تو ملیا یاد کا سامان سزا کوئی اگر کوئی نہیں لگا کر تھی تو بیان زمین کوئی اس جہان لگی ہے چھپان</p>
<p>۳۵</p> <p>کیا تیرے بلوئے کے سر سے تو ہر دم لائق مری کچھ جو وصیت کرو ہم کہ میں جانی کر مان نہ ہو کمان ہم چہ خبر نہ دار ہوں میں کہیں میں پیغمبر</p>	<p>۳۴</p> <p>اواز سے ستر کی ہوتی تانتے میں بیجا بانو زار نہ تیرے مشکل نبی کا فریاد ہے ہی اسے تو ہے جو اب جسے زحمت کوئی کیا لہو بیا</p>	<p>۳۳</p> <p>مان کہتی تھی کیا یہ بھی کوئی رسم جہان دولہ تو یہ بیٹے ہیں دولہن انکی کمان</p>
<p>۳۶</p> <p>رو کر لال زینب کی آئے ہر ماہ گیسو کمان حضرت کے کمان تو لگا کر مان فاختہ دنیا سرائی پیغمبر کہ سورہ الحج میں خنبو بیا کہ</p>	<p>۳۵</p> <p>یو طغیہ زن اگر کہیں لگا کر ان حجاج ہو جو شاہ کو بھی اگر بجا بہ آرا ستر لال کو کہ صورت تو شاہ اس کا ہی ہوس ہی تو ہی بیا بہ</p>	<p>۳۲</p> <p>لمبوس کھیلوئے زینب بنایا بولی کہ زینب خوب سر لالے پایا بیجا کہ خرید صفدر کا رنگایا لہائی جو صفدہ آوزینے لہو رنگایا</p>
<p>۳۷</p> <p>کرتی ہوں یہ اقرار کہ جبکہ نہ روئی جاروب تری قبر یہ بالوں سے کروئی</p>	<p>۳۴</p> <p>یہنا اسے پو شاہ اگر پاس میں ہے یہ آخری دیدار رسول عربی ہے</p>	<p>۳۳</p> <p>واعقدہ دل ہو گئے بندھنے سے کر کے ہمارا وہ پیکلے کے پہری گرد پسر کے</p>
<p>۳۸</p> <p>قسمت میں تمہاری مگر مزہ کا قلع تھا اٹا کہ برسوں نے کالیں ہی تھی</p>	<p>۳۵</p> <p>مگر در فردوس پہ جب جانینگے بانو لینے کے لیے سارے نبی آئیگی بانو</p>	<p>۳۳</p> <p>مجا کیا اور رو کے کہا خور و کمان کو تم سب کے حواس میں گئے جہانوں مانو</p>

<p>۵۶</p> <p>دیکھ کر حضرت کو بی خبری سے نکلے شہبے سے اعلیٰ تر آسمان کے اکر دیوار کو چھو کر جانب بیکر انگلیوں سے اشارہ کر لیتے ہیں</p>	<p>۵۷</p> <p>بلال کو لیا ایک مین کھنے لے کب کو لیا گرم و تجمیع و نظارت سے دراصل یوں کہ کوئی باعث ہو یہ بار کبھی کبھی پوشش غلاموں کے لئے لکھتے ہیں</p>	<p>۵۸</p> <p>پیشک ہوئے جنگ بپتیا جنگ کے تھوکی ہو گیا راکھ لڑائی لڑا کرتبہ پر بیٹھ کر لڑائی لڑا کے سبھی ستر و شیشہ ستر بار</p>
<p>شہبیر کے غم سے زقرار آیا کفن میں اجازت لے کر لڑائی کو جی آئے ہیں زمین</p>	<p>سودہ جو ہونے ذکر جناب احمدی سے بار ایک بہت ہیں یہ لعل اسی سے</p>	<p>چار آنکھ کھینکے سلتے اوس تینگے جو تھا یا تو وہ بھی ایک تھا اور یا ابھی دو تھا</p>
<p>۵۹</p> <p>نکاح میں تمام جو جو انگریز لیا خانوں دیو کی کہ در دیوان تھا اک روئے کر تہ نخلوں بلایا نصیب ہوئی جنگ لڑ کر کو بلایا</p>	<p>۶۰</p> <p>قاسم حسین سے پکا پھول مایو سینہ پر کر رہے تھے ہوا سے کب سے زمین میں سے ہوا سے پوشش غلاموں کے لیے لکھتے ہیں</p>	<p>۶۱</p> <p>سب کھنکے لڑائی کے وقت کا تھا اندر سے کیا کیا غیامت کا تھا اس لڑائی میں کبھی کبھی صورت کا تھا بالکل جڑے لڑنے کی قدرت کا تھا</p>
<p>ہر چند کہ دم آتا ہی اس شک شہر اس کا بھی گر خون آؤ شہبیر کے سر پر</p>	<p>ہے قند و دیا مال تو یار اندر ہے گا شہبیر کو جینے کا سہارا اندر ہے گا</p>	<p>ہوں لے مقابل یہ ہمیں جو مسلک تھا دور روز کے پیاسے جو ہونے تو غصہ تھا</p>
<p>۶۲</p> <p>دلا کوئی گون سکو کر گانہ بخت ناشا جوان شہنشاہان کا ہے پہن کی دولت جو کہ غنیمت سرور خط کان سرور و دولت لعل سے بہتر</p>	<p>۶۳</p> <p>ناگاہ پکارا سپر سدا سنگر اسی لشکر کو تو مقرر کیا کہی اس پر حاکم نے تین دیکھی اور قصور سے پہلے میں اوسکے لیے جو جو لگا تھے سرور</p>	<p>۶۴</p> <p>بیاں تین بیٹاں کا لڑا اور پھر صند دبان لڑنے کے بھی پشت کھٹ دست جا کر کھینکے کہ بیوں جو در باد اس پر</p>
<p>دانتوں کی صفاد کیلئے حیران بہترین سرور شہنشاہان میں یہ مسلک گہرین</p>	<p>گماہیل کر دینے سے تم اس بیک سب زرد و نگاہی ڈھاوین ہر بہترین</p>	<p>اک ہاتھ تو ڈالتے تھے خاک کو سر پر اک ہاتھ کبھی دلہہ تھا اور گاہ کھر پھر</p>

<p>۱۴</p> <p>گم کی کہی بکتے تھے کچھ کو شکر پنہ سر ادا ہے علم کیے شکر پر مع کو پاتا ادا دست شکر وہ کہی اذہ سے کر تھے بے فکر</p>	<p>۱۵</p> <p>وڑتا ہوں کہ بچہ چلے جاتے تیرا فرزند کا بھی دھیان نہیں دھیان کا سو جاننا ہے کہ میں جگنو میں ہوں ناچار ہوں دلبر اقاو نہیں ملا</p>	<p>۱۶</p> <p>گنہ فریق ہو جاننا ہی ناک کے آکر اب کوئی بے گناہی کہہ کرے اسے لو اڑھٹے ناک میں ارمان تھامے فرزند جو ان ہو گیا گورنارے</p>
<p>۱۷</p> <p>نازل حری رو سے کسی پیر نہ بلا ہو میں پر ووں تو ارون نگہ دست کا بلا ہو</p>	<p>۱۸</p> <p>با با کا مرا چہو پاپر جبکہ موا تھا صا بر تھے مگر چاک گریبان کیا تھا</p>	<p>۱۹</p> <p>اب کا سپہ کیوں میں میں عورت پر ہونگا اب لاشہ یہ ہے ہلال اکبر میں کہوں گا</p>
<p>۲۰</p> <p>کیا شکر سے لطف و رعایت کیا جا ارون صورت ہی تو رہی راہ میں سر نہ ارون ہو گیا حشر تے تو اذہ کو بھی لیا ارون پر حشر کے دن سار گمہ کا مگنوں کو</p>	<p>۲۱</p> <p>پارہ سر اگرتو ہی انا راہ میں کا میں پیاہ کی اس حال کی کرتا تھا سوتل مس سائنے پتا وہ پیا انگلے جو کہہ دیا پاتا وہ دیا</p>	<p>۲۲</p> <p>گرفتہ کہتی تھا کجا چہ ہے باہر کیا اذہ کی حال بے شکلیوں کی باج ہو چکے زمین اس وقت تک سپاہے کجا تو نہیں با پتہ</p>
<p>۲۳</p> <p>اکبر ہی تری راہ میں پیارا نہیں چکو پر کیا رون بن رو سے ہی چار نہیں چکو</p>	<p>۲۴</p> <p>اکبر کو تو روتا ہوں کہ دلدار سے میرا غیر و تکی ہی بچوں یہ ہی پیار ہے میرا</p>	<p>۲۵</p> <p>سرنگ تو تھکے کو نہیں ہمارے میں شہر فرزند کا لاشا تو نہیں لائے میں شہر</p>
<p>۲۶</p> <p>اسپہ میں روتا ہوں کہ میں چوڑا کیا ختم ہو اس حال میں تارت ہوڑا دعا ہوں کہ اکبر ہی ہو جس نے دنیا اور دوسرے ہوش کج نہ ہو رہی کا</p>	<p>۲۷</p> <p>بکتے تھے اودھوتے تھے نشہ معلوم سرنگ و خیمہ پتہ میں رہتے کلنوم اندرا کو روکی عبا خیمہ میں ہی ہم ہر دم سوئے در دیکھ کر ہی ہی وہ ہنوم</p>	<p>۲۸</p> <p>کہتی تھی کہی شہر سے بصدنا کو جا کاہ کیوں تھے رضا دی سر فرزند کو شاہ شہر تھے تھے ہی تو ردا کا گاراہ اب روئے کے باقا کہہ جو فری</p>
<p>۲۹</p> <p>بس رو چکا اب ہر سر و لگو عطا ہو ایسا ہی نہ روون کہ سر تھیں برابر ہو</p>	<p>۳۰</p> <p>کہتی تھی کہی ہاتھ نہ اظہر کو اظہار اکبر ہی مرا چہ سے سلامت لے کر</p>	<p>۳۱</p> <p>یہ جان مو تا ہو سے تمہارے گئے اکبر اب رہنے خبر آتی ہی مارے گئے اکبر</p>

<p>۱۷۷</p> <p>پہلے تھے جو زمین کا جیل تھا تیرے تیرا کہ اگر تارا پاؤں سے کاٹل ہوا ل تھا رہ بولے جو بچا تو قتل میں خدا</p>	<p>۱۷۸</p> <p>گرتی م ساسات موای شہر والا منہا میں جلون دشت کو کرتی ہر والا کہ دنگل جو بچکا کوئی بچنے والا باکوئی میں تیری ہون اور کہ بچا</p>	<p>۱۷۹</p> <p>حضرت کے دراز کے لئے تھے اسدا نیوار کی انگلی کو اب وقتا جو ہی دیا کو تیرا کس کا کس کا کہ ہمارا میں بابا ہی الیقا</p>
<p>۱۷۸</p> <p>عزیمہ کو روح ہے چین بدن میں بن پوچھو میں حضرت کے چلی جاؤ گی زمین</p>	<p>۱۷۹</p> <p>تہا ذکر اکبر کے مقل ہے کہ سر کو بانو بھی بچا ہے اکبر کی خبر کو</p>	<p>۱۸۰</p> <p>اک بولازہ میں تیرا تیری بدن بولا کوئی لایا ہون انکو ہی میں ہن</p>
<p>۱۷۹</p> <p>شہر کے اکبر کی قسم پاد میں کیا باڑے کا مویشی زمین کا کچھو شہر کا کچھو پتھو اس شہر والا میں لاش کی بالین شہر کی لیا</p>	<p>۱۸۰</p> <p>شہر کیان نے لیکے رفتے بعد فریا اکبر بیان جو تھانے مر میں تانگی شہر میں جا میں شہر کی شہر سے جو ان تو ہا جو</p>	<p>۱۸۱</p> <p>شہر کی کے ایک کچھو تیرے یکس کے شانیکے یہ طرائق تیرے ہر وقت میں میں تیرا دم آؤ شہر بلاش ہر وقت کی لکھو تیرے</p>
<p>۱۸۰</p> <p>میں ہے کہ عزیمت ہو اکبر بڑی ہو تم اور کو نہ تہا نا کہ بانو ہی کھری ہو</p>	<p>۱۸۱</p> <p>فرزند جو لاشے یہ تجھے پائے گا بانو دم اور ہی اکبر کا لگ جائے گا بانو</p>	<p>۱۸۲</p> <p>جائے تھے جو اہل زمین تو کہتے تھے یہاں بیان آتے تھے تو کہتے تھے ظالم کہ وہاں ہے</p>
<p>۱۸۱</p> <p>آئی ہو اسکا کہ جا بے دہا دیکھو میں کوئی جو نہ دیکھیں تو کیا سب جلتے ہیں کہ پورے تھے امانہ برس کا میرا فرزند ہے</p>	<p>۱۸۲</p> <p>یکے چلی نام آتے کے ہر قتل میں کہیں لاشہ ہوا آہ ترانے کی اور اب کی کہ لاشہ لاشہ تھے میرے کہ میرا لاشہ</p>	<p>۱۸۳</p> <p>دل لکھتے تیرا اور جادو تیرے رو رو کے تیرے کہ جارتے تھے کیا تیرے میں ہر نام ہے فرزند کی کہ تھے فلان کے کہی ہوں ان کا ہے</p>
<p>۱۸۲</p> <p>تیرے تو زمین آہ کلچہ ہو یہاں کا اکبر ہی نہ باقی رہے پیر پر وہ کھانکا</p>	<p>۱۸۳</p> <p>فردوس میں تو دیکھو کہ داخل ہو اکبر ماڈرے گئے اور تم میں شامل ہو اکبر</p>	<p>۱۸۴</p> <p>سب کہتے ہیں چاند تیرا ہے عیان ہے جگو ہی بتا دے کہ مرا چاند کمان ہے</p>

۹۷
 مریا کی لہو اور پیر سے لہو کے شہنا
 کیا تو نے ہر چیز اور شہو اور چھپا یا
 چنگل میں گائی اور یہ شہیر کو تو شایا
 بتا تو یہاں شہیر غار کا زمین آیا

۹۸
 اس شخص کی آواز سے کہہ رہے ہیں
 میں نے زمین مارا ہوں زمین پیر اسکا
 بنا رکھیں کہ کھنڈ میں وہ آہستہ سے بولا
 اس شخص بتا تو مجھے فرزند کا نقش

۹۹
 نخل منہ مائل کو تو تک ہوا گاہ
 سید کو دعا دے گا تار دی جو کھڑک
 جاؤں کہ ان کو تو زمین کا ان لال کو پیر
 اس وقت تو کھڑک ہی پیر کو زمین میرا

حیوان تارک رو تو تھے حال شہر میں پر
 مرفان ہوا اگر پیر سے اس وقت زمین پر

دیکھا ہوا اگر اسکو تباروں کا میں تجھکو
 کیوں روتا ہو بیٹے سے ملاؤں گا میں تجھکو

آنکھوں میں بصارت ہو تو طاقت ہو یہ زمین
 مان آئی تھی اگر کی سولایا نہیں زمین

۱۰۰
 ایک شہر میں جو پیر شہر والا
 دیکھا کہ وہاں ایک شہر میں ساتویں
 بنا تو زمین رکھیں اس سے پھیلاؤ اصلا
 میں کھینچے ہی دور سے بولے شہر والا

۱۰۱
 شہر کے کہنا مشکل ہی پیر اولدار
 پیر سے ہر خط پھول سے ماض پیر دار
 اور کا کلین منت کی ہیں اور کھار
 اور نہ میں ہی اگر کھنڈ میں جھوٹا

۱۰۲
 پیر کا تو پیر لگی وہ لاشش زمین پر
 اور دی یہ صرا آپ سے تو علی اگر
 اگر بولے زمین ہی آ رہا پیر شکل پیر
 اگر بولا کہ اس کا تار دو تو شہر مضطر

تو کون ہی تھا جو پیر خون میں تر ہے
 اس لاش تجھے کچھ مری بیٹھی خبر ہے

واقعہ نہیں وہ پانی سے یہ تیرا دن ہے
 کچھ میں نہیں اتنا رہ برسا ایسی میں ہے

پھیلا یا تھا ہاتھوں کے جاتی ہی لبت جائیں
 پیر وہ بیان یاد آگے نہیں ختم نہ چھٹ جائیں

۱۰۳
 شہر کی تاریخی ہو تو شہر گیر
 چھائی اگر نہ سدا شہر گیر
 ولین کہ اس شخص کی پیر ہی شہر
 پیر کا طالب ہوں ہو عالم شہر

۱۰۴
 جہاز زمین گری آنکھیں رخ زیب
 شہر اساقہ خچے لبت پھول پیر
 گردن پیر ہی ہی فلا د سپہ با
 پس میں کہ سنا تو پیر ہی وہ سلا

۱۰۵
 کھنڈ کی پیر جب کہ شہر والا
 سوران کی پیر ہی کا پیر نظر آیا
 اور وہ پیر ہی ہوا کہ پیر اور کا
 پیر ہی تھا پیر ہی زمین کا پیر

جس طرح سے یہ پیر نہ بنا ہوا پیر کو
 میرا ہی جس میں ہی ہو پیر کا پیر کو

اتنا صد کروں اسکی سال میں شادی
 سواج قصا ز میری دولت وہ لادادی

دیکھا نہ گیا ہاتھ کے دیدہ تیر پر
 منہ پیر کے رونے کے احوال پیر پر

<p>۲۰۱۷ کیا پاپس سے تیرے پیچھے پھانچان زمین پر توڑ دیتے سے جگر سینے کے اندر</p>	<p>۲۰۱۸ ناگاہ صدازیب بکیتیں کی آئی تم دو تیرے تیرے جگر کو کہہ کر گئے یہاں میں سے تو بہت فاک کیا یا کئی اور اسی پدراش کہیں آپ کے آگے کی نہ پائی</p>	<p>۲۰۱۹ سراج کا نانا حائل اور حسین امین بدریہ مال فاسخ بدو و حسین امین عش فدا کیے تجاربت زمین امین روشن ہر سب سے پہلے کے نور حسین امین</p>
<p>۲۰۱۸ یا گھر ایسے گئے زمین یہ حالت ہوئی مٹا تیرے تو بہت ظلم کی شدت ہوئی مٹیا</p>	<p>۲۰۱۹ حیران میں ایک گوشہ میں سرنگے کڑی ہوں اگر کو کیا مٹیوں دو ہو بلکہ مہر ہی ہوں</p>	<p>۲۰۱۸ حلہ پاس ظل خدا تاج کسر ہوا یہ جاہ قطع شہرہ شہر پر ہوا</p>
<p>۲۰۱۹ اگر تے کما مال کچھ چھ میرا قابل نے سب سے پہلے جو ارا بھینزا وہ عین کا سب سے گانشت سے گزرا بہر ذرات جلا دے کچھ چھ چھ ہوا</p>	<p>۲۰۱۹ دیر کوئی تیرا نہ جگر نہیں مارے سب میں مٹائی جاتی ہوں جس کی اور چلتے ہو تو اور اندر عدالت میں تمہارے بہات دیا بھی کاجت کو سدا رک</p>	<p>۲۰۱۹ لمبوس میں فلک شد قابیہ امین است کے پر وہ پوشتن میں بیستو امین پہنچا دیان قالب خیر اور امین دلیند خاص خوشی سے شگفتا امین</p>
<p>۲۰۱۹ اوس وقت کا تم درونہ کچھ پوچھو سپرے مگر طرہ یہ جگر کا نکل آیا ہے جگر سے</p>	<p>۲۰۱۹ تم ہو کہیں زمین کہیں سرنگے کڑی ہے ایسی ہی تباہی کسی بند پیر پڑی ہے</p>	<p>۲۰۱۹ عصیان چھپاتے ہیں یہ صفار و گبار کے بدرے میں چشم رحمت بے در و گار کے</p>
<p>۲۰۱۹ تو یہ کہ کہ افسوس حائل تری اراں اس ہو کہیں اس کا سین تیرا بہر حال اگر تے کا شکر ہے ایسا خوشی تباہ بہر ذریعہ قابل شہرہ ظلم کا احوال</p>	<p>۲۰۱۹ عاموش سب کو کہ ہو اٹھو لاکا کہ شہر سے کہ صدقا جی و شہر خارا خون سے سینہ کو کرو اپنی دارا کا پتیا ہوں تمہیں واسطیوں سے شہر کا</p>	<p>۲۰۱۹ اب شہرہ از سوزن اور یہ شہر نام سیتا جو نڈراں عجا مٹہ رشہ تا دارا کہ برس ہوئے ایسے نام یعنی علی دل خارا تباہ کھ حشرم</p>
<p>۲۰۱۹ دھیر تو ایک مہین فنا ہوئے گا بابا اب کون ہو جو تیرے فنا ہوئے گا بابا</p>	<p>۲۰۱۹ زندہ رہوں تو مرثیہ حضرت کا کونین مرعابوں تو آتا ہی کی خدمت میں رہوں</p>	<p>۲۰۱۹ لمبوس ہی براسے گلین و حسن نہ تھا بہر زردا لجلال گوئی میرا نہ تھا</p>